OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

سابق ریاست بہاول پور میں منقبت نگاری: بعد از آزادی عہد کا خصوصی مطالعہ

Manqabat Writing in BahawalpurState: A Study of the Era after Partition

Munir Ahmad

Doctoral Candidate Urdu, BZU, Multan /Assistant professor Govt Graduate college Khan Pur

Mohsin Khan

Doctoral Candidate Urdu, BZU, Multan

Dr. Tariq Javed

Assistant Professor, Department of Iqbal Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Abstract

This research article is an analysis of Urdu *Manqabat* writing in Bahawalpur (the former state) after 1947. It covers the meaning of *Manqabat*, different definitions of *Manqabat* among critics, difference between *Qaseeda* and *Manqabat*, *Marsiya* and *Manqabat* and Salam and *Manqabat*. In addition, a brief history of *Manqabat* writing in Arabic, Persian and Urdu with examples are part of it. Praise Lyrics have been called *Manqabat* though *Manqabat* writing is a separate genre of Literature. In this regard, not only the books and articles have been used, but also the opinions of experts and critics have also been consulted. In this research high examples of *Manqabat* writers in Bahawalpur have been described. During the study mix methodology has been used. The research has come to the conclusion that the tradition of *Manqabat* in Bahawalpur is very old and rich.

Key Words: *Manqabat*, Poem, Bahawalpur, Poetry, Tradition

CC BY

تمہید

اردو مذہبی شاعری میں بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے، حمد، نعت، منقبت، مرثیہ اور سلام اسی مذہبی شاعری کی مختلف اصناف ہیں۔ قدیم اردو شعراء نے حمد خدائے ذوالجلال، نعت رسول مقبول اور منقبت آئمہ اطہار اہل بیت و خلفائے راشدین و مشائخ طریقت سے اپنے فن کا آغاز کیا۔ بعض شعراء نے رسمی طور پر محض حصول ثواب و خیر و برکت کے لیے ایسا کیا اور بعض شعراء کرام نے ان ہستیوں سے اپنی محبت اور عقیدت کے اظہار کے لیے یہ پیرائیہ اختیار کیا۔ نعت اور مرثیہ میں ہمارے شعراء کرام نے بہت زیادہ لکھا مگر منقبت نگاری پر بہت کم توجہ دی گئی۔ منقبت کا مادہ (ن۔ق۔ب) ہے اس کی جمع مناقبت ہے۔ مناقبت اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس مادہ کی تین شکلیں خدا نے قرآن مجید کی سورہ ہائے ق، مائدہ اور کہف میں استعمال کی ہیں۔ منقبت کے معنی شان و شوکت (خوبیاں، اچھائیاں، اوصاف) کے ہیں۔ منقبت کے بارے میں چراغ علی لکھتے ہیں: "محض ایک مرثیے کو جس کی ردیف علی موسیٰ رضا ہے۔ منقبت کا نام دیا ہے۔ گویا مرثیہ صرف شہدائے کربلا کے لیے مخصوص تھا۔ دوسرے آئمہ کی مدح یا مرثیے کو منقبت کہا جائے۔"[1] صاحب غوث اللغات نے اس کے معنی اوصاف حمیدہ بیان کرنا، مولانا مودودی نے تفہیم القران میں تفتیش اور اسامر وہوی نے بزرگان دین کی مدد کرنا تحریر کیے ہیں۔ شمیم احمد لکھتے ہیں کہ ایسے اشعار جن میں صحابہؓ رسول ﷺ بالخصوص حضرت علیؓ یا آئمہ کرام یا صوفیاء کرام کی تعریف کی گئی ہو، منقبت کہلاتے ہیں۔[2] منقبت کے بارے میں عطاء الرحمن نوری کی رائے ملاحظہ ہو: "لفظ منقبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعریف میں لکھے ہوئے اشعار کو کہا جاتا ہے مگر عرف عام میں یہ اشعار کے ذریعے کسی بزرگ ولی یا برگزیدہ شخصیت کی تعریف کرنے کو منقبت کہتے ہیں"۔[3]

منقبت کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ڈاکٹر گیان چند جین یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ "نعت کی طرح منقبت کے موضوع کو بھی صنف کا درجہ دینے کی ضرورت ہے"۔[4] اردو میں منقبت کا لفظ حضور ﷺ کا اہلِ بیت اور سچے جان نثاروں کی مدح کے سلسلے میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ابتدائی دور کے شعراء نے صحابہؓ کرام کی مدح کو بھی منقبت کہا۔ منقبت کا لفظ مدح امیر المومنین حضرت علی کے لیے مختص ہو گیا۔ "عربی میں منقبتی شاعری کا آغاز فردوق سے ہوتا ہے۔ اس نے سب سے پہلے امام زین العابدین کی منقبت میں شاندار قصیدہ صمیمہ لکھا"۔[5] منقبت عربی میں بطور صنفِ باقاعدہ نہیں لکھی گئی۔ عربی میں غالباً فرزدق پہلا شاعر تھا جس نے زین العابدین کی منقبت کہی۔ ان کی منقبت کا ایک شعر ملاحظہ کریں:

هذا الذی تصرف الطبی عطافتہ
وابست بعرفہ وظل والحرم[6]

کمیتؔ اسدی امام جعفر صادق کے دور کا شاعر تھا۔ اس نے آئمہ اہل بیت کی شان میں ایسے ایسے پُر زور قصائد اور نادر مناقب تحریر کیے، جس کے سامنے عرب کے تمام شعراء کا کلام ماند پڑ گیا۔ سامانی دور کے ایک شاعر کسائیؔ نے مولا علی کی منقبت میں متعدد اشعار کہے۔ اس کے بعد ناصر خسرو (متوفی ۴۸۱ھ) نے شراب و کباب کی جگہ روحانی اور انقلابی شاعری کو رواج دیا اور منقبت امر المومنین میں ہزاروں اشعار کہے۔ شیخ سعدی فقیہ بھی تھے، واعظ بھی، صوفی بھی اور حق پرست بھی تھے۔ انہوں نے اخلاقی شاعری میں بڑا نام پیدا کیا۔ اس کے بعد حافظ شیرازی (متوفی ۷۹۴ھ) ایک مہمل گو شاعر تھے۔ ایک رات خواب کے عالم میں حضرت علی نے اس کی پشت پر اپنا دست مبارک رکھا کہ صبح ہوتے آسمان شاعری کا خورشید نور بن گیا۔ لکھنؤ میں

انیس و دبیر کی مرثیہ گوئی کا عام چرچا تھا۔ اس دور کے شعراء جن میں قلی قطب شاہ، نصرتی، عراقی، خواصی اور وجہی بہت مشہور ہوئے۔ ان شعراء نے فارسی ہندی اور دکنی کے ملاپ سے ایک نئی زبان تخلیق کی اور خوب خوب منقبتیں کہیں۔

جب اردو شاعری دہلی تک آئی تو نواب مرزا سودا جیسا منقبت نگار مل گیا۔ سودا نعمت علی خان، وزیر اعظم اورنگ زیب کے نواسے تھے۔ وہ ددھیالی اور ننھیالی دونوں طرف مسلک امامیہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے منقبت امیرؑ میں خوب خوب شعر کہے ہیں۔

اسد اللہ غالب (متوفی ۱۸۶۹ء) کے اس صنفِ ادب میں بڑا نام پیدا کیا۔ وہ اپنے آپ کو اسد اللہم کہتے تھے۔ ان کی منقبت کے اشعار ملاحظہ ہوں:

نقش لاحول لکھ اے خانۂ ہذیاں تحریر
یا علیؑ مومن کے اے فطرت وسواس قریں
مظہر متعین خدا جان و دل ختم رسل
قبلہ آل نبیؐ کعبہ ایجاد لیس[7]

اقبال وہ پہلا شاعر ہے جس نے قدیم منقبت نگاری کا رُخ مور کر جدید حامل حیات کا آرگن دیا" سپاس جناب امیر" اقبال کی وہ منقبت ہے جسے وہ نماز فجر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ ملاحظہ ہو:

اے محو ثنائے تو زبانہا اے یوسف کاروان جانہا
اے ماہی نقش باطل فن اے فاتح خیبر دل من
اے میسر نبوت محمدؐ
اے وصف تو مدحت محمدؐ[8]

نجم آفندی کے منقبتوں کا ایک لازوال سلسلہ ادب کے سامنے پیش کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے جدید افکار کے ساتھ ساتھ جدید انداز بیان بھی اختیار کیا۔ نجم آفندی کے شعری افکار سے اثر لینے والوں پر ایک خاصا ہجوم ہے لیکن ان میں تمام جوش ملیح آبادی، سید آل رضا، جمیل مظہری، شاہد نقوی، قیصر، اکبر آبادی کے نام ہیں۔

ارمانی عثمانی

ارمانی عثمانی رہنے والے تو خواجہ ضلع بلند شہر یو پی کے تھے لیکن ۱۹۵۷ء سے قبل فیروز پوری چھاؤنی میں قیام تھا۔ ۱۹۴۹ء میں بہاول پور آئے اور ۱۹۵۷ء تک یہاں رہے۔[9] اس کے بعد لاہور ملتان اور لیہ وغیرہ رہ کر ۱۹۷۹ء میں رحیم یار خان آکر مستقبل طور پر آباد ہو گئے۔ ابھی تین چار سال گزرے تھے کہ اللہ کے ہاں بلاوہ آ گیا۔ یہ بڑے زور گو اور قادر الکلام شاعر تھے۔ شاعری ہی اوڑھنا بچھونا تھا۔ بہاول پور کے قیام کے دوران انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کئی ادبی انجمنیں قائم کیں جو باقاعدہ طرحی مشاعرے کرواتی تھیں۔ بہاول پور میں طرحی مشاعروں کی روایت انہی کے دم سے ہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد بہاول پور میں شعر و سخن کا ذوق عام کرنے میں ان کا کافی حصہ ہے۔ انتخاب کے طور پر ارمانعثمانی کی دستیاب منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

ے حسینؑ ابن علیؑ دلفگار دھوپ میں تھا
قرار قلب و جگر بیقرار دھوپ میں تھا

بجا ہے یہ بھی کہ سایہ تھا اس پر غربت کا
بجا ہے یہ بھی کہ وہ شہسوار دھوپ میں تھا[10]

ارمانؔ عثمانی کی دستیاب منقبت مطبوعہ ہے اور قصیدہ ہیت میں ہے۔ صنعت تضاد کی مثال ملاظہ فرمایے:

اُدھر تو قبضے میں پانی تھا ٹھنڈی چھاؤں تھی
اِدھر حسینؓ کہ بے اختیار دھوپ میں تھا[11]

ارمانؔ عثمانی کے کلام میں رمزیت جھلکتی ہے۔ ارمان عثمانی زود گو، رومان پرور اور سماجی وسیاسی شعور کی شاعری کرنے والا شاعر ہے۔ وہ نظام کو بدلنا چاہتا ہے اور نئی فکر کو عام کرنے کے خواب دیکھتا ہے۔

محمد امین ساجدؔ

محمد امین ساجدؔ ۵ نومبر ۱۹۳۵ء کو حاصل پور میں پیدا ہوئے۔[12] پرنٹنگ پریس کے شعبے سے منسلک رہے ان کا مجموعہ کلام "ظلم کے دن اب تھوڑے ہیں" کے نام سے شائع ہو چکا ہے "بزم حسان" حاصل پور کے جنرل سیکرٹری اور "کاروانِ نعت" حاصل پور کے صدر رہے۔ امین ساجدؔ کی منقبت امام عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

غم نہیں ہو گا کبھی کم حضرت شبیرؓ کا
ہے سلامت آج بھی غم حضرت شبیرؓ کا
تھے فرشتے سرنگوں حیرت میں تھے ہفت آسماں
سجدے میں جب سر ہوا خم حضرت شبیرؓ کا[13]

امین ساجد کے مناقب قصیدہ ہیت میں ہیں اور اپنی عقیدت اور وابستگی اہل بیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں:

کیا پوچھتے ہو ہم سے فضیلت حسینؓ کی
اللہ جانتا ہے حقیقت حسینؓ کی
ایسی نماز اور کسی نے ادا نہ کی
بے مثل ہے جہاں میں عبادت حسینؓ کی[14]

پروفیسر اکبرؔ ملک

پروفیسر اکبرؔ ملک ٹبی سہاگن چولستان بہاول پور میں یکم جولائی ۱۹۵۱ء کو پیدا ہوئے۔[15] ایم۔اے اردو کیا اور لیکچرار منتخب ہوئے۔ مختلف اوقات میں مختلف کالجز میں رہے۔ ان کے دو شعری مجموعے۔"محرابِ دل" اور مضرابِ دل" شائع ہو چکے ہیں اور تیسرا مجموعہ زیر اشاعت ہے۔"چولستان فورم بہاول پور کی چند ادبی شخصیات میں سے ہیں۔ ادبی حلقے میں ان کی اچھی شہرت ہے۔ اکبر ملک کی منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے۔ جو غیر مطبوعہ ہے:

اکبر کو گوارہ نہیں فرات کا پانی
غیور یہ مجبور یہ خوددار عجب ہے
کس شان سے میدان شہادت میں اُترا
چھ ماہ کا یہ معصوم طرح دار عجب ہے

وہ حسینؑ کا مقتل سے شہیدوں کا اٹھانا
ماہ پاروں کے سردار پہ یہ بار عجب ہے[16]

پروفیسر اکبر ملک نے۔"ساقی نامہ"میں مرثیہ لکھا جو مرثیہ کی صنف میں ایک نیا تجربہ سمجھا جاتا ہے ان کے "ساقی نامہ" سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

جس نے کربلا میں لٹایا تھا گھرانہ سارا
اسی راضی بارضا یار کی مئے چاہیے مجھ کو
جس معصوم کو تیروں نے پلایا پانی
اُسی راضی بارضا یار کی مئے چاہیے مجھ کو
جس معصوم کو تیروں نے پلایا پانی
اُسی اصغر معصوم گلنار کی مئے چاہیے مجھ کو
جس کا سر تھا کہیں بازو تھے کہیں خود تھا کہیں
اسی عباسؓ علمبردار کی مئے چاہیے مجھ کو[17]

محمد اقبال ارشدؔ

محمد اقبال ارشدؔ ۱۹۵۷ء کو خیر پور ٹامیوالی میں پیدا ہوئے۔[18] میٹرک کرنے کے بعد تجارت کو اپنایا۔"بزم ریاض رحمانی" کے ممبر ہیں۔ان کا تمام کلام غیر مطبوعہ ہے ان کے کلام میں سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

جنت میں ہو گی زیارت حسینؓ کی
جس کے بھی دل میں ہو گی محبت حسینؓ کی
ہوتا ہے دل فگار اور آنکھیں لہو لہو
آتی ہے جب یاد شہادت حسینؓ کی[19]

اقبال ارشدؔ کی منقبت قصیدہ ہیت میں ہے اور اس کے کل چھ اشعار ہیں:

صبر و رضا کا ہاتھ سے دامن نہ چھوڑنا
کانوں میں گونجتی ہے ہدایت حسینؓ کی[20]

اقبال ارشدؔ کے ہاں الفاظ کی روانی اور سادگی الفاظ کی بھرمار ملتی ہے۔مطلع سے مقطع تک کلام پڑھنے سے کہیں بھی سکتہ معلوم نہیں ہوتا۔بخش خان جیسے قصبہ میں ان کا ادبی مقام بہت بلند ہے۔ان کی شاعرانہ عظمت خیر پور کے تمام شعراء کے ہاں مسلم ہے:

بن کر میں ڈھال سینے پر تیروں کو روکتا
ملتی اگر مجھے بھی رفاقت حسینؓ کی[21]

محمد اقبال کنولؔ

محمد اقبال کنولؔ موضع سونے خان چشتیاں میں ۱۹۶۵ء میں پیدا ہوئے۔ [22] تعلیم مڈل، جیولری کا پیشہ سے وابستہ رہے۔ ایک مجموعہ "ایک میں اور ایک تنہائی" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ ادبی تنظیم "دبستان ادب چشتیاں" اور "بزم ابراہیم حسان" حاصل پور کے فعال رکن ہیں۔ ان کا بہت سا کلام غیر مطبوعہ رکھا ہے۔ ان کے غیر مطبوعہ کلام منقبت امام حسینؓ سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

؎ تحفہ دیا ہے دین کو نرالا حسینؓ نے
ظلمت کے بحر سے ہے نکالا حسینؓ نے
صبر و رضا کی آپ نے کر دی ہے انتہا
تقدیر کو بھی سوچ میں ڈالا حسینؓ نے [23]

ان کی منقبت میں کہیں جھول دکھائی نہیں دیتا خیر پور کے استاد شاعر ہیں۔ ایک جگہ استعارہ دکھائی دیتا ہے ملاحظہ ہو:

؎ مرجھانے کے قریب تھا جب دین کا شجر
اپنے جگر کے خون سے پالا حسینؓ نے [24]

منقبت قصیدہ ہیت میں ہے اور غیر مطبوعہ ہے۔ ان کے کلام میں روانی ہے۔ کلام کو مشکل نہیں ہونے دیتے بلکہ آسان اور عام فہم الفاظ میں اپنا مافی الضمیر بیان کرتے ہیں۔

۷۔ ارشاد حسین بیدارؔ

ارشاد حسین بیدارؔ خیر پور ٹامیوالی میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد "ذاکر اہلبیت" بن کر ساری زندگی گزار دی۔ ۳۵ سال تک شاعری کرتے رہے۔ بیدار اکیڈمی کے فعال رکن تھے۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء میں ارشاد حسین بیدارؔ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ [25] ذاکر اہلبیت" کو ہی پیشہ بنائے رکھا۔ ان کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

؎ یہ حق سچ کی عدلیہ ہے بیدارؔ بڑے گھبرائے ہو
میں جانتا ہوں میری اُلفت میں گھر بار لُٹا کر آئے ہو
تم نوکر میرے بیٹوں کے لو جنت کے گھر حاضر ہیں [26]

صاف اور سادہ الفاظ میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنا وہ اپنا شیوہ سمجھتے تھے۔ انتہائی آسان اور سادہ شاعری ہے۔ مثلث ہیت میں ہے ان کلام غیر مطبوعہ ہے:

؎ حسینؓ تیری بقا حسینؓ میری بقاء
ہے نور حق تجلی حسینؓ حق کی رداء
چراغ مہر نبوت کی روشنی ہے حسینؓ [27]

ارشاد حسین بیدارؔ "ذاکر اہلبیت" ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر بھی تھے ساری عمر اس پیشہ کو اپنائے رکھا۔ ان کا کلام فقط اہل بیت کے ساتھ وابستگی کا اظہار ہے۔

توصیف فاطمہ روبیؔ

توصیف فاطمہ روبیؔ کی منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیے۔ توصیف فاطمہ روبیؔ کی منقبت مطبوعہ ہے جو مثنوی ہیت میں ہے، توصیف فاطمہ روبیؔ کے کلام سے تلمیح کی مثال ملاحظہ فرمایے:

نرغہ ءاعدا میں بھی سجدہ کیا جس نے ادا
کس قدر اللہ نے بخشا تھا اس کو حوصلہ [28]

توصیف فاطمہ روبیؔ کے کلام میں سخاوت، بہادری، صبر، اطاعت جیسے موضوعات ملتے ہیں۔ جبکہ لغت کو کہیں گہرا نہیں ہونے دیتی۔

خالدؔ بخاری

سید محمد خالد بخاری ۱۹۳۸ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ [29] آباؤ اجداد کا تعلق قصور، لاہور سے ہے۔ خالدؔ بخاری کے والد اور دادا اپنے وقت کے منفرد طبیب، جید عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ ان کے والد اچھرہ لاہور میں مطب کرتے تھے۔ وہ علامہ اقبالؒ کے ہمعصر اور بڑے مداح تھے۔ اقبالؒ سے ان کی اکثر ملاقات رہتی۔ وہ طبیب اور شاعر تھے۔ ۱۹۸۰ء میں بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں خالد بخاری بہاول پور آئے اور یہاں کے ہو کر رہ گئے۔ ساری عمر کھیتی باڑی معاش کا وسیلہ رہا۔ ان کا ایک نعتیہ مجموعہ "موج عشق" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ [30] اور بہت سا غیر مطبوعہ کلام ہے جس میں نعت، غزل، سلام، منقبت، نوحہ اور نظم شامل ہیں۔ سید محمد خالدؔ بخاری کی منقبت امام عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

مصطفیٰ کے باغ کا خوشبو بھرا رنگین گلاب
خامس آلِ عبا پسر بتول و بوتراب
آپ کا کردار روشن مطلع انورِ عشق
آپ کی رودادِ عظمت لازوال ولاجواب [31]

سید خالدؔ بخاری کا کلام غیر مطبوعہ ہے اور تقریباً تمام ہیئتوں میں ہے۔ زیادہ تر قصیدہ ہیت میں ہے۔ وہ ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کر چکے ہیں۔ ان کے کلام میں بہت سی صنعتیں ملتی ہیں۔ ان کا کلام موزوں ہے۔ لفظی صنعت گری جانتے ہیں۔ تراکیب کا بارہا استعمال کیا ہے۔ وہ بہاول پور کے چند اہم شعراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ان کے کلام میں منقبت استفہامیہ کی مثال ملاحظہ فرمایے:

آپ خاتون جنت نہیں کیا بھلا!
کیا نہیں برملا سیدۃ النساء
اور خدا سے ہے کیا آپ کا واسطہ
سید الانبیاء سے ہے کیا واسطہ [32]

راناؔ عبدالحکیم خان

راناؔ عبدالحکیم خان رانا پٹیالویؔ، پٹیالہ سٹیٹ انڈیا میں ۲ فروری ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوئے۔ [33] ہجرت کر کے بہاول پور میں آئے اور یہاں مستقلاً قیام پذیر ہوئے۔ محکمہ انہار میں ملازمت کی اور ریٹائرڈ ہوئے۔ "فروغ ادب خان پور" کے جنرل سیکرٹری رہے۔

"کاروان ادب" کے صدر ہیں اور "بزم نور" کے جنرل سیکرٹری ہیں اور "فروز سخن" کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ ۱۹۵۸ء میں شاعری کا آغاز کیا ان کا تمام کلام غیر مطبوعہ ہے۔ منقبت امام عالی سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

لختِ دل رسولؐ زمانہ حسینؓ ہیں
خلق رسولؐ پاک کا نقشہ حسینؓ ہیں
ہوتا ہے جن کا ذکر ملائک میں عرش پر
راناوہ میرے دل کا سہارا حسینؓ ہیں[34]

ان کی منقبتیں قصیدہ ہیت میں ہیں۔ استاد شاعر ہیں۔ شاعری کو سمجھتے ہیں۔ کلام میں روانی ہے۔ ان کی شاعری پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کسی استاد شاعر کی شاعری سامنے ہو:

تم شبیہ مصطفی ہو اور اولادِ مرتضیٰ
بحر رحمت ہم ترے ارفع سہاروں کے جانثار
تری ہستی سے کئی اسرار کے عقدے کھلے
اے علیؓ کے لعل ہم تیرے اشاروں کے نثار[35]

رفیق راشدؔ

رفیق راشدؔ ۱۹۳۲ء کو امرتسر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔[36] 1947ء کے بعد پاکستان ہجرت کر کے آئے، اور تدریس کے پیشہ سے وابستہ ہو گئے۔ "بزم فروغ ادب خان پور" کے فعال رکن رہے ہیں اور آج کل ریٹائرمنٹ کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کی منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ ہو:

وفا و صدق کا دریا بہادیا اُس نے
حیات و موت کا مقصد بنادیا اُس نے
رہے گا حشر تلک اس جہاں میں جلوہ فگن
چراغ ایسا جہاں میں جلادیا اُس نے[37]

رفیق راشدؔ کی منقبت قصیدہ ہیت میں ہے اور ایک منقبت مسدس بند میں ہے۔ مسدس بند سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

اپنا حسینؓ دین کا بن گیا نشان
اب تک ہے جس کے دم سے قافلہ حق رواں
اب تک دلوں میں موجزن ہے اُس کی حُریت
جس نے سجادیا بُت وحدت کا گلستاں
کتنی بلند اور حسین ہے عظمت حسینؓ
اک درس لازوال ہے شہادت حسینؓ[38]

رفیق راشدؔ کے کلام میں تمام صنعتوں کا استعمال ملتا ہے۔ الفاظ اور تراکیب کا استعمال انہوں نے شعوری طور پر کیا ہے بزرگ شاعر ہیں۔ خان پور شہر کے استاد شاعروں میں سے ہیں۔

سید ذوالقرنین عسکریؔ

سید ذوالقرنین عسکریؔ ۲جون ۱۹۶۵ء کو احمد پور شرقیہ میں پیدا ہوئے۔[39] ۱۹۸۸ء میں اسلامیہ یونی ورسٹی سے ایم۔اے اُردو کا امتحان پاس کیا۔۸۵۔۱۹۸۳ء میں ایس۔ای کالج کے میگزین کے سب ایڈیٹر اور یونی ورسٹی رائٹر فورم کے زیر اہتمام چھپنے والے میگزین ''شفق'' کے ۸۸۔۱۹۸۷ء میں چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک سے گولڈن ہینڈ شیک کے تحت ۲۰۰۲ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔[40] ایگزیکٹیو ایڈیٹر ہیں۔ہفت روزہ ''ندائے جہاں'' احمد پور ماہنامہ ''آرزو'' اسلام آباد اور احمد پور شرقیہ میں ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔''دی سٹی پبلک سکول احمد پور شرقیہ'' کے پرنسپل ہیں۔ادبی تنظیم ''سخن سفارت'' کے مدیر اور نائب مدیر کی حیثیت سے وابستگی رہی ہے۔ان کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

ؔ حسینؓ غیرت عالم حسینؓ صبر جہاں
حسینیت کا تقاضا ہے سر بہ نوک سناں[41]

سید ذوالقرنین کی منقبت امام عالی مقام غیر مطبوعہ ہے اور قصیدہ ہیت میں ہے۔وہ عام اور سادہ الفاظ میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔

سہیل اختر

سہیل ؔاختر سنگرور ریاست جیند میں ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوئے۔[42] ان کا اصل نام عبد الغفور ہے انہوں نے ۱۹۴۷ء میں میٹرک کیا اور قیام پاکستان کے بعد بزرگوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان آکر آباد ہوئے۔سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے ۱۹۵۳ء میں بی ٹی، پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۵۹ء میں ایم۔اے فارسی اور ۱۹۶۱ء میں ایم۔اے اُردو کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۶۲ء میں گورنمنٹ کالج بہاول پور میں اُردو کے لیکچرر مقرر ہوئے۔ان کی نظمیں، غزلیں ملک بھر کے مختلف جرائد میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ان کے شعری مجموعے ''لہو کے دیپ''، ''صلیب درد''، ''کاسہ دل''، ''قوس عقیدت'' اور ''کرب تنہائی'' کے نام سے چھپ چکے ہیں۔[43] جب کہ منظوم ترجمہ ''آرزو کے سائے'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ان کی شاعری میں جدید و قدیم رنگوں کا امتزاج ملتا ہے۔وہ رمزیت و اشاریت سے گہری بات کر جاتے ہیں۔ان کے ہاں غزل میں لطافت اور دھیما پن ملتا ہے۔ سہیل ؔاختر کی منقبت حضرت علیؓ سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

ؔ اولیاء قافلہ سالار ہیں علیؓ
عرفانِ حق، شعورِ حقیقت علیؓ سے ہے
اک تاجِ زر ہے جلوہ کناں فرقِ فقر پر
اے دوستو، یہ فقر کی عظمت علیؓ سے ہے[44]

سہیل اخترؔ کے تمام تر مناقب حضرت علیؓ کے ہیں۔جو مسدس ترتیب بند، قصیدہ اور ترجیع بند میں ہیں۔ ان کا کلام مطبوعہ ہے۔ان کے کلام میں صنعت کنایہ، تراکیب، صنعت تکرار، صنعت تلمیح، صنعت تضاد، صنعت استفہام کا خوبصورت استعمال ملتا ہے۔صنعت تضاد کی مثال ملاحظہ فرمایے:

ؔ دیکھیں تو فرش خاک وزمین پر قیام ہے
سوچیں تو بامِ عرش پہ تیرا مقام ہے[45]

صنعت تکرار کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

اے بوتراب ہے تیرا چرچا گلی گلی
پا جائے وہ مراد جو بولے علیؓ علیؓ[46]

سجاد حسین بیدارؔ

سجاد حسین بیدار ۱۹۶۲ء کو خیر پور ٹامیوالی میں پیدا ہوئے۔[47] ۱۹۷۷ء سے شاعری کر رہے ہیں۔ "بزم ریاض رحمانی" کے ممبر ہیں۔ مقامی سیاست میں ان کی حیثیت کونسلر کی ہے۔ ادب سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ سرائیکی کلام مطبوعہ ہے۔ اُردو کا بہت سا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ منقبت علی اصغرؓ سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

آنکھیں ہیں چاند سی خوب رُخسار ہیں
آبرو ہو بہو زلفیں خمدار ہیں
بے مثل واجب الاحترام آگیا
یوں سمجھ لو رسولؐ امام آگیا[48]

سجاد حسین بیدار کم سے کم الفاظ میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کے عادی نظر آتے ہیں۔ بڑے بڑے واقعہ کی چھوٹی سی بحر میں چند الفاظ بیان کر دیتے ہیں مثلث ہیت سے انتخاب ملاحظہ ہو:

غسل حرم دکھا ہمیں جو تو کہے وہی کریں
آمد جہاں علی کی ہے سجدے وہاں نبیؐ کریں
اُن کا قرآن کی طرح ہوتا رہا نزول ہے[49]

حکیم شیر محمد خیالؔ

حکیم شیر محمد خیالؔ ۱۳ اپریل ۱۹۲۷ء کو کوٹ سمابہ میں پیدا ہوئے۔[50] ۱۹۴۷ء سے شاعری کا آغاز کیا۔ خاندانی پیشہ حکمت ہے۔ وہ کوٹ سمابہ میں حکیم تھے۔ ان کا بہت سا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ امیر مینائیؔ کے پوتا شاگرد اور علامہ عیش فیروز پوری کے شاگرد ہیں۔ ان کی منقبت امام حسینؓ سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

اے نوک سناں تو نے بھلا کام کیا ہے
گرتا ہوا خورشید فلک تھام لیا ہے
یہ گنبد افلاک جو وسعت میں بڑا ہے
کیا خیمہءِ شبیر سے رتبے میں سوا ہے[51]

حکیم شیر محمد خیال

حکیم شیر محمد خیالؔ کا تمام کلام غیر مطبوعہ ہے۔ ان کی شاعری پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم کسی قد آور شاعر کا کلام پڑھ رہے ہیں۔ ساری عمر شاعری کو وسیلہ اظہار بنائے رکھا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حکیم شیر محمد خیالؔ کس پائے کے شاعر ہیں۔ ملاحظہ فرمایے:

اے کوئے کربلا تیری مدحت میں کیا کروں
تیری ہوا میں بوئے بہشت حسینؓ ہے
تعمیر کر رہا ہوں عمارت ضمیر کی
میرے تصور میں خشتِ حسینؓ ہے [52]

ایک قطعہ انتخاب کے طور پر ملاحظہ فرمایئے:

پلکوں سے استبذال کی زنجیر کاٹ دی
شاخ رگ سے شاہ نے ظلم کی شمشیر کاٹ دی
عزم و عمل کی تیغ سے میدان میں اے خیالؔ
شبیر نے یزید کی تدبیر کاٹ دی [53]

شاہد عباس بیدارؔ

شاہد عباس بیدارؔ ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو خیر پور ٹامیوالی میں پیدا ہوئے۔[54] بی۔اے، بی۔ایڈ کرنے کے بعد مدرس کے پیشے سے منسلک ہیں۔ ''بزم ریاض رحمانی'' کے ممبر ہیں اور بیدار اکیڈمی کے صدر نشین ہیں۔ ان کا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

کعبے میں دیکھو ذرا کتنی بلند شان ہے
نیچے بھی قرآن ہے اُوپر بھی قرآن ہے [55]

منقبت حضرت علیؓ مثلث ترکیب بند میں ہے اور سادہ زبان میں ہے۔ ملاحظہ ہو:

تسبیح نادِ علیؓ پڑھ کے سنا تو سہی
جس کو بیٹھایا ہے اس کو بلا تو سہی
تیرا بھی وہ میرا بھی آ کے رکھے گا بھرم [56]

شاہد عباس نوجوان شاعر ہیں اور خیر پور ٹامیوالی کے نوجوان شعراء میں جداگانہ مقام رکھتے ہیں۔

محمد طفیل گوہرؔ ملسیانی

گوہرؔ ملسیانی میسان تحصیل نکودر ضلع جالندھر مشرقی پنجاب (انڈیا) میں ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ کو پیدا ہوئے۔[57] ایم۔اے اُردو، انگریزی، ایم۔ایڈ اور ایم فل اقبالیات کی ڈگریاں حاصل کیں اور ٹیچنگ سے وابستہ رہے۔ سینئر ہیڈ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کے مجموعوں میں ''مظہر نور''، ''متاعِ شوق''، ''جذبات شوق'' نعتوں کے مجموعے ہیں، اور ''جلتی دنوں کی یاد'' ان کی غزلیات کا مجموعہ ہے اور ایک نعت کا مجموعہ ''سیرت ہادی برحق'' زیر اشاعت ہے۔ اس کے علاوہ کئی کتابوں کے مرتب ہیں۔ تحقیق و تنقید کی کئی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ ''حرمین و شریفین کی فضاؤں میں'' ان کا ایک سفر نامہ ہے اور اس کے علاوہ بہت سا کام ان کا بچوں کے لیے ہے۔ بہت ہی ادبی شخصیت کے مالک ہیں۔ اس وقت بہاول پور ڈویژن کے بہت سے اچھے لکھنے والوں میں ان کا نام سر فہرست لیا جا سکتا ہے۔ ''مجلس اقبال'' صادق آباد کے ۲۵ سال تک جنرل سیکرٹری رہے پانچ سال صدر اور اب پانچ

سالوں سے سرپرست رہے ہیں۔ لاہور کی ادبی تنظیم ''ادب اسلامی'' میں شامل ہیں۔ ادبی تنظیم ''جستجو'' صادق آباد سے وابستہ رہے۔ گوہر ملسیانی کی منقبت امام عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

حسینؓ ابنِ علیؓ حق و صداقت کا امین ٹھہرا
عمل میں، عظمت کردار میں حق الیقین ٹھہرا
شہید انِ رہ حق میں دمکتا اک نگین ٹھہرا
کتاب معرفت کا ایک باب دل نشین ٹھہرا
گل سرسید ہے وہ عزم و ہمت کے گلستان کا
سراجِ علم و حکمت ہے مدینے کے ذیشاں کا[58]

گوہرؔ ملسیانی کی منقبت امامؑ عالی مقام مسدس ہیت میں ہے۔ غیر مطبوعہ ہے بلاشبہ گوہرؔ ملسیانی صادق آباد شہر کے استاد شاعر رہے اور علم و ادب کی آبیاری میں کوشاں ہیں:

زمانے کے لئے اس سانحہ میں اک نصیحت
نبیؐ کے دین پر مٹنے میں جنت کی بشارت ہے
اسی میں عظمت کردار ہے شانِ اطاعت ہے
حیات جاوداں اس میں ہے شوکت ہے شفاعت ہے
شہہ کرب و بلا سے زندگانی کا چلن سیکھو
وفا سیکھو، بقا جانو، شہادت کی لگن سیکھو[59]

عبدالعزیز زخمی مُضطرؔ

عبدالعزیز زخمی آج مضطرؔ تخلص کرتے ہیں۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء احمد پور شرقیہ میں پیدا ہوئے۔[60] آباؤ اجداد کا تعلق خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاول پور سے ہے۔ پیشے کے لحاظ سے مضطرؔ مدرس ہیں۔ ۱۹۷۷ء سے شاعری کر رہے ہیں۔ ''بزم ریاض رحمانی'' خیر پور سے وابستہ ہیں ان کا بہت سا کلام غیر مطبوعہ ہے۔ ان کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمایئے:

کرتا ہے التماس یہ نوکر حسینؓ کا
پہنچا دو اب پیام گھر گھر حسینؓ کا
جب آیا ہوش حُر نے تڑپ کر یہ دی صدا
میں بھی حسینؓ کا ہوں میرا گھر بھی حسینؓ کا[61]

مُضطر کی منقبت امامؑ عالی مقام قصیدہ ہیت میں ہے اور اس میں کل سات اشعار ہیں۔ منقبت غیر مطبوعہ ہے:

جس پر گرا تھا اکبرؓ و اصغرؓ کا پاک خون
آخر وہ ریت بن گئی بستر حسینؓ کا
زخمی مجھے بھی لے کے کربلا چلے
بن جاؤں میں بھی جا کے مجاور حسینؓ کا[62]

سید فخر الدین بلےؔ

رب نواز کاوش اپنی تصنیف "بہاول پور میں اُردو زبان کا آغاز و ارتقا" میں لکھتے ہیں کہ سید فخر الدین بلےؔ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۰ء میں ہاپوڑ ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے۔[63] ان کے والد سید معین الدین اس علاقے کی ممتاز شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی سے بی۔ ایس۔ سی، اور ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے اپنی ملازمت کا آغاز ۱۹۵۲ء میں محکمہ اطلاعات بہاول پور سے کیا۔ ۱۹۵۳ء میں ادبی تنظیم "کاروانِ ادب" کے منتظم مقرر ہوئے۔[64] اور علمی ادبی محفلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سید فخر الدین بُلے مختلف محکموں میں ملازمت کے بعد محکمہ اطلاعات میں ڈائریکٹر بنائے گئے اور ان کا تبادلہ لاہور کر دیا گیا۔ وہ لاہور جانے کے بعد وہیں مقیم ہوئے اور لاہور ہی سے سے ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۹۳ء میں "آوازِ جرس" کے نام سے رسالہ جاری کیا جو دو چار شماروں کے بعد بند ہو گیا۔ ان کی دستیاب منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

الٰہی کون مٹا دین کی بقا کے لئے
یہ کس نے جام شہادت پیا وفا کے لئے
یہ کس نے کر دیا قربان گھر کا گھر اپنا
یہ کس نے جان دیدی تیری رضا کے لیے
"حسینؓ ہی کی ضرورت تھی کربلا کے لیے"[65]

سید فخر الدین بلےؔ کی منقبت مطبوعہ ہے اور مخمس ترکیب بند ہیت میں ہے اور پانچواں مصرعہ عبد الحق شوق کا ہے جس کو خوبصورت انداز میں سید فخر الدین نے اپنی منقبت امام عالی مقام میں تضمین کے طور پر استعمال کیا ہے۔ انتخاب والے اشعار میں صنعت استفہامیہ ہے۔ باقی کی منقبت میں کوئی خاص قابل ذکر صنعت موجود نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیے چند اشعار:

حیا کا نام مٹا جا رہا تھا دنیا سے
وفا کا نام مٹا جا رہا تھا دنیا سے
خدا کا مٹا جا رہا تھا دنیا سے
فروغ سنت پابندی وفا کے لیے
"حسینؓ ہی کی ضرورت تھی کربلا کے لیے[66]

سید فخر کے کلام میں تراکیب کا وافر استعمال ملتا ہے اور لغت کو بھی وہ کہیں گہرا نہیں کرتے۔

پیر سید فاروق القادریؔ

پیر سید فاروق القادری ۱۹۴۶ء کو گڑھی اختیار خان میں پیدا ہوئے۔[67] آپ کے والد سید سیف الدین مغفور ایک جید عالم دین، شیخ طریقت، شاعر، محقق اور مصنف تھے سب سے بڑھ کر سلسلہ قادریہ کے چشم و چراغ تھے۔ سید فاروق القادری نے ایم۔اے عربی کیا اور ایم۔اے اسلامیات میں پنجاب یونیورسٹی سے گولڈ میڈلسٹ ہیں۔ تقریباً پچیس کتابوں کے مصنف و مولف اور مترجم ہیں۔ پاکستان، انڈیا اور مصر سے ان کی کتابیں شائع ہوئیں۔ شاہ آباد شریف گڑھی اختیار خان کے سجادہ نشین ہیں۔ ان کی منقبت سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

باطل کو نورِ حق سے ملایا نہ جائے گا
شمر و یزید کو امام بنایا نہ جائے گا
اے خاک کربلا تیرے ذروں کی عظمتیں
آسان تیرے عظمتوں کو مٹایا نہ جائے گا[68]

سید فاروق شاہ کا تمام کلام غیر مطبوعہ ہے۔ ان کی منقبت اہل بیت میں کل گیارہ اشعار ہیں اور قصیدہ بند ہیت میں ہے:

سینچا ہے اپنے خون سے اسلام کا درخت
احسان اہلبیت بھلایا نہ جائے گا
حق صورت حسینؓ ہے باطل یذیر ہے
باطل کو تخت پر بٹھایا نہ جائے گا[69]

پیر سید محمد فاروق شاہ قادری پیری مریدی کے ساتھ ساتھ شاعری بھی کمال کی کرتے ہیں اور تراکیب کا شعوری طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید قاسم جلال

ڈاکٹر سید قاسم جلال ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء کو بہاول پور میں پیدا ہوئے۔[70] ان کے شعری مجموعے ''رموز عرفان''، ''زہر و تریاق ''''پھول اور تارے'' اور ''اقدار'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ استاد شعراء میں سے ہیں۔ اس وقت بہاول پور کی چند بڑی ادبی شخصیات میں سے ہیں۔ ان کی منقبت امامؓ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

احیائے روح عدل ہے سیرتِ حسینؓ کی
پیغام زندگی ہے شہادت حسینؓ کی
کیسے بھلا وہ یورشِ آفات سے ڈرے
جس دل میں موجزن ہو محبت حسینؓ کی[71]

قاسم جلال کے کلام میں روانی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ الفاظ کو چن چن کر استعمال کیا ہے۔ ان کے کلام میں فصاحت جھلکتی ہے:

تو جمالِ مصطفیٰ ہے، تو بھی علیؓ کا جلال ہے
باحیا و باصفا باوفا و باکمال
خوش نگاہ و خوش ادا و خوش جمال و خوش خصال
تیری ہستی، بے عدیل و بے نظیر و بے مثال[72]

ڈاکٹر قاسم جلال کی منقبتیں قصیدہ اور مسدس تراکیب بند میں ہیں۔ ان کے کلام میں بہت سی تراکیب اور تمام تر صنعتیں ملتی ہیں۔ سید قاسم جلال کی شاعری میں روایت کا حسن اور بحروں کی روانی ملتی ہے۔ ان کی منقبت مسدس تراکیب بند سے کلام ملاحظہ فرمایے:

زعم باطل خندہ تھا جب حق و انصاف پر
جب چمکتے تھے سروں پر خنجر و تیغ و تیر

اے حسینؓ اس دورِ استبداد میں بھی تو مگر
مسکرایا موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
بھول سکتا ہے زمانہ کیسے قربانی تیری
ختم ہو سکتی نہیں اے شمع تابانی تیری[73]

قیصر عباس قدوسی

۱۹۸۱ء میں کوٹھ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی میں پیدا ہوئے۔[74] قیصر عباس قدوسی نے ۲۰۰۱ء میں شاعری کی ابتداء کی۔ تعلیم میٹرک ہے۔ ذاکر اہل بیت ہیں۔ ان کا کلام پندرہ روزہ "سب رَس" میلسی میں چھپتا رہا۔ جس کے وہ سیکرٹری بھی ہیں۔ بیدار اکیڈمی خیر پور اور رکن "بزمِ ریاض رحمانی" خیر پور ہیں۔ آباؤ اجداد کی مستقل رہائش دو کوٹھ تحصیل میلسی ہے۔ عرصہ ۱۹۹۴ء سے قیصر عباس خیر پور میں قیام پذیر ہیں۔ ان کی منقبت سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

دین نبیؐ پہ آج مکمل شباب ہے
اس کو جوانی دے گیا اکبرؓ حسینؓ کا
قیصر کا سر فلک کی بلندی کو چھوتا ہے
جب لوگ اُسے کہتے ہیں نوکر حسینؓ کا[75]

قیصر عباس کی منقبت میں سادگی اور سلاست ہے۔ انکا کلام ان کی خاندانِ اہل بیت کے ساتھ وابستگی کو ظاہر کرتا ہے۔

خواجہ غلام قطب الدین

خواجہ قطب الدین فریدی یکم جنوری ۱۹۵۲ء گڑھی اختیار خان میں پیدا ہوئے۔[76] مدرسہ ضلع میانوالی میں استاد رہے اور وہیں تدریس نظامی دیتے رہے۔ انہوں نے شاعری کی ابتداء ۱۹۷۰ء سے کی اور اب تک جاری ہے۔ مخدوم زادہ خواجہ غلام قطب الدین فریدی سلسلہ فریدیہ چشتیہ کے ایک نامور شیخ طریقت ہیں آپ کا قیام گڑھی اختیار خان، رحیم یار خان میں ہے۔ حال ہی میں آپ نے نعتوں اور غزلوں کا مجموعہ شائع ہوا۔ جس کا نام "بے تابی" ہے۔ بہت بڑے مقرر بھی ہیں۔ اس وقت گڑھی اختیار خان میں سلسلہ فریدیہ چشتیہ کے بزرگ و گدی نشین ہیں۔ ان کے مجموعے میں سے منقبت امام عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

عکس حسینؓ نبیؐ ہیں میرے حسینؓ
نور عین علیؓ ہیں میرے حسینؓ
ہیں وہ شیر خدا کے لختِ جگر
جان بہشت نبیؐ ہیں میرے حسینؓ[77]

قطب الدین کی منقبت امامؑ عالی مقام قصیدہ ہیت میں ہے جس کے چھ اشعار ہیں۔ خواجہ قطب الدین شاعری سے مکمل آشنا ہیں۔ صنعتوں اور تراکیب کے استعمال میں وہ اپنا منفرد انداز رکھتے۔ زبان و بیان میں روانی ہے:

گلشن خلد جن سے آباد ہے
وہ گلِ حیدری ہیں میرے حسینؓ

قصر اسلام دے رہا ہے صدائیں
سیدی مرشدی ہیں میرے حسینؑ[78]

مجیب آلرحمن خان

مجیب آلرحمن خان ۱۹۴۳ء کو لکھم پور کھیری (ضلع و ریاست) کنگڑا اتر پردیش ہندوستان میں پیدا ہوئے۔[79] ان کے دادا لکھم پور کھیری ریاست کنگڑا کے نواب تھے۔ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے۔ ''بزم نور'' کے صدر ہیں۔ ''کاروان ادب'' کے نائب صدر کے اور ''بزم ترویج سخن'' میں صدر رے کو آرڈینیٹر ہیں۔ ان کی وجہ سے ہی احمد پور میں تین کل پاکستان مشاعرے ہوئے جو ایک ریکارڈ کی بات ہے۔ مجیب الرحمن خان کا ایک مجموعہ ''دشت بے اماں'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔ نعتوں کے کئی مجموعے زیر طباعت ہیں۔ ان کی منقبت امام عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

لفظوں میں کیا بیاں ہو فضیلت حسینؑ کی
ہے کسی قدر عظیم شہادت حسینؑ کی
ملتی نہیں مثال ذبیح عظیم کی
لرزاں قلم ہے کیا لکھے عظمت حسینؑ کی[80]

مجیب الرحمن خان کے تمام مناقب قصیدہ ہیت میں ہیں اور اب تک غیر مطبوعہ ہیں۔ ان کے کلام میں بلا کی روانی ہے۔ نواب خاندان سے تعلق کے باوجود نہایت سادہ طبیعت کے مالک اور علم و ادب کی آبیاری میں دن رات کوشاں ہیں۔ ان کا واعظانہ انداز ملاحظہ فرمایے:

کٹایا سر بھی تو سجدے میں اپنے رب کے حضور
شہید ہو کے چلے آخری سلام کے ساتھ
لٹا دو جان بھی اپنی بقائے دین کے لیے
جدا حسینؑ ہوئے ہم سے اس پیام کے ساتھ[81]

محمد مظہر مسعودؔ

محمد مظہر مسعود ۱۹۴۶ء میں احمد پور شرقیہ میں پیدا ہوئے۔[82] پانچ پشت قبل ان کے بزرگ جھنگ سے ہجرت کر کے احمد پور شرقیہ میں آئے اور معمولی زمینداری بنائی۔ تعلیم کا رواج دادا مرحوم سے پڑا۔ وہ نواب صادق خان چہارم اور نواب بہاول خان کے ساتھ وابستہ رہے۔ ان کے والد انٹر پاس تھے اور محکمہ انہار میں ملازم تھے۔ ایم۔اے اردو اقبالیات اور بی ایڈ کیا۔ ''اُردو ڈائجسٹ''، ''سیارہ ڈائجسٹ''، ''چٹان''، ''اسلوب'' اور ''حروف'' میں ان کا کلام چھپتا رہا ہے۔ اس کے باوجود ان کا کوئی مجموعہ شائع نہیں ہو سکا۔ احمد پور شرقیہ کی ادبی تنظیم ''بزم نقوی'' کے باقی ارکان میں تھا۔ ۱۹۸۴ء میں ''سخن سفارت'' تشکیل دی ان کی منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

اصل جہاد و روحِ شہادت میرا حسینؑ
سب سر فروشوں کی علامت میرا حسینؑ

گلزار جان کی فصل بہاراں اُسی کا خون
صحرائے دل کی بارش میرا حسینؓ[83]

مظہر مسعودؔ کی منقبت قصیدہ ہیت میں ہے یہ منقبت دس اشعار پر مشتمل ہے اور مظہر مسعودؔ کا خاندان اہل بیت سے وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

؎میرے تمام سانس رواں اس کی راہ پر
میرے لہو کی ساری حرارت حسینؓ[84]

ادبی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔شاعری کو سمجھتے ہیں۔ ہیتوں کے مختلف تجربے کرتے رہتے ہیں اور تمام شعری سخن میں طبع آزمائی کر چکے ہیں۔

مشتاق احمد تنویرؔ

مشتاق احمد تنویرؔ ۳جنوری ۱۹۴۰ء خیر پور ٹامیوالی میں پیدا ہوئے۔[85] ان کے آباؤاجداد تلیہڑی ضلع انبالہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تدریس کے شعبہ منسلک رہے۔۱۹۷۷ء سے شاعری سے وابستہ ہیں ان کا کلام سہ ماہی ''فراست'' بہاول پور، ماہنامہ ''تخلیق'' لاہور میں چھپتا رہتا ہے۔ان کے مجموعوں کے نام یہ ہیں۔''طیبہ کی ہے یاد آئی''، ''غزلیں تیری آنکھوں جیسی''، ''بزم ریاض''، رحمانی خیر پور ٹامیوالی سے منسلک ہیں۔ان کے غیر مطبوعہ کلام منقبت امامؑ عالی مقام سے انتخاب ملاحظہ فرمایے:

؎نانا نبیؐ ہے باپ ہے حیدر حسینؓ کا
ہے کتنی شان والا مقدر حسینؓ کا
دشمن میں کھلبلی مچی رن کانپنے لگا
اترا جو کارزار میں اکبر حسینؓ کا[86]

ان کی منقبت قصیدہ ہیت میں ہے اور صرف چھ اشعار پر مبنی ہے۔خوبصورت اور زور دار منقبت ہے۔مشتاق تنویرؔ اُبھرتے ہوئے شاعر ہیں اور خیر پور ٹامیوالی میں وہ جلد اپنا جداگانہ مقام رکھتے ہیں:

یومِ حسینؓ ہم تو مناتے ہیں اس لیے
دل میں یزیدیوں کے رہے ڈر حسینؓ کا
جنت میں جانے دو اسے کہہ دے گا یہ خدا
جنت حسینؓ کی ہے یہ نوکر حسینؓ کا[87]

خلاصۂ بحث

اس تحقیقی آرٹیکل میں بہاول پور (سابق ریاست) ۱۹۴۷ء کے بعد اردو منقبت نگاری کا تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ آرٹیکل منقبت کے معنی، مفہوم اور مختلف ناقدین کے ہاں منقبت کی مختلف تعریفوں پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو میں منقبت نگاری کی مختصر تاریخ اور مثالیں بھی اس کا حصہ ہیں۔اس کے لیے نہ صرف مختلف کتابوں اور مضامین سے مدد لی گئی ہے بلکہ ماہرین و ناقدین کے انٹرویوز سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔مداحیہ اشعار کو منقبت کہا جاتا رہا ہے حالانکہ منقبت ایک الگ صنف ادب ہے۔منقبت کی درست تعریف کے بعد بہاول پور سے تعلق رکھنے والے شعرا کی منقبت کے

نمونے بھی درج کیے گئے ہیں۔ اس کام میں دستاویزی اور تاریخی تحقیق کی مبادیات استعمال کی گئی ہیں۔ مواد کی جمع آوری کے لیے لائبریری، انٹرنیٹ، لغات اورانسائکلوپیڈیاز سے مدد لی گئی ہے۔ تحقیق اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ بہاول پور میں منقبت کی روایت بہت مضبوط اور قدیم ہے۔

References

[1]Chiragh Ali, *Urdu Marsiay kā Irtiqā* (Haidar Abad: Nazir Printing Press,1983), 200.
[2] Shamim Ahmad, *Firdaws-e-Balaghat* (New Dehli: Taraqi Urdu, 1987), 212.
[3] Ata Ur Rehman Noori, *Asnāf-e-Adab* (India: Rehmanin Publishers, 2012), 14.
[4] Gayan Chand Jain, *AdabīAsnāf* (Lahore: Bhutto Printing Press, 2018), 12.
[5] Mehmood Ilahi, *Urdu Qasīda Nigārī kā Tanqīdī Jā'iza* (Lahore: Rehman Publishers, 2011), 35.
[6] Waheed Ul Hasan Hashmi, *Masoomeen Fun-e-Manqabat Nigārī* (Lahore: Rehman Publishers, 2007),17.
[7] Hashmi, *Masoomeen Fun-e-Manqabat Nigārī*, 20.
[8] Hashmi, *Masoomeen Fun-e-Manqabat Nigārī*, 41.
[9] Hayat Marithi, *Bahawalpur kā Sherī Adab* (Bahawal Pur: Urdu Academy, 1971), 18.
[10] Marithi, *Bahawalpur kā Sherī Adab, 18.*
[11] Marithi, *Bahawalpur kā Sherī Adab, 18.*
[12] Zulqarnain, interview by Muneer, *Manqabat ki Riwāyat* (March Friday, . 2020)
[13] *Alsaeed* , 1914. "manqabat nigari aik jaiza." 15.
[14] Majadid Alf-e- Sānī, *Haft roza Akhbār* , 1998, 45.
[15] Akbar Malik, *manqabat Nigari* , interview by Muneer and Tariq, August Monday, 2021.
[16]Akbar Malik, *manqabat Nigari* , interview by Muneer and Tariq, August Monday, 2021.
[17] Akbar Malik, *manqabat Nigari* , interview by Muneer and Tariq, August Monday, 2021.
[18] Arshad, Muhammad Iqbal, *Manqabat Nigari*, interview by Muneer, May Thursday, 2021.
[19] Muhammad Iqbal Arshad, "Kalam Arshad." . n.d.
[20] Muhammad Iqbal Arshad, "Kalam Arshad." . n.d.
[21] Muhammad Iqbal Arshad, "Kalam Arshad." . n.d.
[22] Muhammad Iqbal Kanwal, *Kalam-e- Kanwal* , interview by Muneer and Tariq, July Monday . 2021.
[23] Kanwal, *Kalam-e- Kanwal* , interview by Muneer and Tariq, July Monday . 2021.
[24] Kanwal, *Kalam-e- Kanwal* , interview by Muneer and Tariq, July Monday . 2021.
[25] Arshad Hussain Baidar, interview by Muneer and Tariq, *Manqabat aik Jaiza*, July Friday. 2021.
[26] Baidar, interview by Muneer and Tariq. 2021.
[27] Baidar, interview by Muneer and Tariq. 2021.
[28] Toseef Fatima, *Khyabān-e-Aqeedat* (Lahore: Zahid Printers, 2015), 253.
[29] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigārīī* interview by Muneer and Tariq, (August Sunday2020).
[30] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigārīī.*
[31] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigāri.ī*

[32] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigāri.ī*
[33] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigāri.ī*
[34] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigārī*.
[35] Ameen Fatima, *Muhammad Khalid kīnaat Nigārī*
[36] Rafiq Rashid, *Manqabat Nigarrī kā Fun,* interview by Muneer (March Friday, interview by Muneer. 2019.)
[37] Rashid, *Manqabat Nigarrī kā Fun.*
[38] Rashid, *Manqabat Nigarrī kā Fun.*
[39] Zulqarnain, interview by Muneer, *Manqabat ki Riwāyat.*
[40] Zulqarnain, interview by Muneer, *Manqabat ki Riwāyat.*
[41] Zulqarnain, interview by Muneer, *Manqabat ki Riwāyat.*
[42] Sohail Akhtar, *Manqabat*, interview by Muneer (Fabrary Sunday. 2018)
[43] Akhtar, *Manqabat.*
[44] Akhtar, *Manqabat.*
[45]Akhtar, *Manqabat.*
[46] Akhtar, *Manqabat.*
[47] Sajjad Hussain Baidar, *Manqabt Nigārī*, interview by Muneer (August Thursday, . 2021)
[48] Baidar, *Manqabt Nigārī*.
[49] Baidar, *Manqabt Nigārī*.
[50] Sher Muhammad, *Manqabat Nigārī kā Fun*, interview by Muneer (May Saturday, . 2017)
[51]Sher Muhammad, *Manqabat Nigārī kā Fun*.
[52] Sher Muhammad, *Manqabat Nigārī kā Fun*.
[53] Sher Muhammad, *Manqabat Nigārī kā Fun*.
[54] Shahid Abbas, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat,* interview by Muneer (August Wednesday. 2017)
[55] Abbas, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat.*
[56] Abbas, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat.*
[57] Muhammad Gohar Malysani, *Manqabat Nigārī aik Jā'iza,* interview by Muneer and Tariq (August Sunday, 2017)
[58] Malysani, *Manqabat Nigārī aik Jā'iza.*
[59] Malysani, *Manqabat Nigārī aik Jā'iza.*
[60] Abdul Aziz Zakhmi Muztar, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat*, interview by Muneer (August Friday, . 2020)
[61]Muztar, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat.*
[62] Muztar, *Manqabat Nigārī kī Rwāyat.*
[63] Rab Nawaz Kawish, *Bahawal Pur mein Urdu Zubān kāIrtiqā,* n.d.
[64] Kawish, *Bahawal Pur mein Urdu Zubān kāIrtiqā.*
[65] Fatima, *Khayābān-e-Aqeedat* (Lahore: Zahid Printers, 2015), 253.
[66] Fatima, *Khayābān-e-Aqeedat ,* 253.
[67] Syed Farooq Qadri, *Manqabat Nigārī,* interview by Muneer (June Friday. 2017)
[68] Qadri, *Manqabat Nigārī*.
[69] Qadri, *Manqabat Nigārī*.
[70] Syed Qasim Jalal, *Manqabat Nigārī,* interview by Muneer (August Monday, 2021)
[71] Jalal, *Manqabat Nigārī*.

[72] Jalal, *Manqabat Nigārī*.
[73] Jalal, *Manqabat Nigārī*.
[74] Qaisar Abbas Qadoosi, *Manqabat Nigārī kā Fun,* interview by Muneer (December Tuesday, . 2020)
[75] Qadoosi, *Manqabat Nigārī kā Fun.*
[76] Khawaja Ghulam Qutab Ud Din, *Bay Tābī* (Lahore: Shirkat Printing Press, 2003), 107.
[77] Ghulam Qutab Ud Din, *Bay Tābī*, 107.
[78] Ghulam Qutab Ud Din, *Bay Tābī*, 107.
[79] Mujeeb Ur Rehman, *Mazhabī Shā'irī*, interview by Muneer (Fabrary Tuesday, . 2018).
[80] Rehman, *Mazhabī Shā'irī*.
[81] Rehman, *Mazhabī Shā'irī*.
[82] Muhammad Mazhar Masood, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī,* interview by Muneer and Tariq (December Sunday, . 2018).
[83] Masood, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī,*.
[84] Masood, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī,*.
[85] Mushtaq Ahmad Tanveer, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī,* interview by Muneer and (December Sunday, . 2018).
[86] Tanveer, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī*.
[87] Tanveer, *Mazhar Masood kīMazhabī Shā'irī*.